شانِ علم

(از عبد الحلیم ناظمؔ مولوی فاضل)

روزِ اوّل سے زمانے میں ہے ارفع "شانِ علم" — غیرتِ خلدِ بریں ہے رونقِ بستانِ علم

ہر صدائے سازِ علمی نغمہ ہائے قدسیاں — رشکِ فردوس رنگا رنگیِ دامانِ علم

حبذا موقوف اسی پر ہے زمانہ کی بہار — مرحبا، یہ کیف پرور سبزۂ میدانِ علم

آدمیت کی یہی ہے ایک وجہ امتیاز — جوہرِ انساں ہے گویا گوہرِ نیسانِ علم

ملک و ملت کی ترقی کے یہی اسباب ہیں — زندہ ہے وہ قوم جس نے پا لیا سامانِ علم

مسلمِ خوابیدہ اٹھ اک شورشِ ہمت کیساتھ — پھر بپا کر ہند کے ہر گوشہ میں طوفانِ علم

پھر وہی گذرا ہوا اپنا تمدن یاد کر — پھر انھیں اخلاقِ دیرینہ سے ہو نازانِ علم

کون اے مسلم! نہ تھا سر خم قلمرو میں تری؟ — مردِ میداں اک تو ہی تو تھا سرِ میدانِ علم

پھر ضرورت ہے کہ اقوامِ جہاں ہوں فیضیاب — چاہیے پھر بزم میں دورِ مئے عرفانِ علم

ناظمِ شیریں نوا شاداب ہے اپنا دماغ
جب سے چھینٹے دے رہا ہے پے بپے بارانِ علم

(مدیر)